البریلویۃ

کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ کے خلاف
احسان علی ظہیر کی افترا پردازیوں کا تحقیقی جائزہ

مولف:
علامہ عبدالحکیم شرف قادری

ثانیاً، جب یہ نہ بنی ہجرت کا ہجراز فریب، دیا کہ کسی طرح یہ دفع ہوں ملک ہماری کبڈیاں کھیلنے کو رہ جائے، یہ اپنی جائدادیں کوڑیوں کے مول بیچیں یا یوں ہی چھوڑ جائیں، بہرحال ہمارے ہاتھ آئیں، ان کی مساجد و مزاراتِ اولیاء ہماری پامالی کو رہ جائیں۔

ثالثاً، جب یہ بھی نہ جمی تو ترکِ موالات کا جھوٹا حیلہ کر کے ترکِ معاملت پر ابھارا ہے کہ نوکریاں چھوڑ دو، کسی کونسل کمیٹی میں داخل نہ ہو، مال گزاری، ٹیکس کچھ نہ دو، خطابات واپس کر دو۔ امرِ اخیر تو صرف اس لیے ہے کہ ظاہری نام کا دنیوی اعزاز بھی کسی مسلمان کے لیے نہ رہے اور پہلے تین اس لیے کہ ہر صیغہ، ہر محکمہ میں صرف ہنود رہ جائیں۔ جہاں ہنود کا غلبہ ہوتا ہے — حقوقِ اسلام پر جو گزرتی ہے ظاہر ہے، جب تنہا وہی رہ جائیں گے تو اس وقت کا اندازہ کیا ہو سکتا ہے۔" [1]

ہجرت کر کے جانے والوں کا جو حشر ہوا اس کا ہلکا سا نقشہ رئیس احمد جعفری کی تحریر میں دیکھا جا سکتا ہے،

"پھر ہجرت کی تحریک اٹھی' ۱۸ ہزار مسلمان اپنا گھر بار، جائیداد، اسباب غیر منقولہ اونے پونے بیچ کر ——— خریدنے والے زیادہ تر ہندو ہی تھے افغانستان ہجرت کر گئے، وہاں جگہ نہ ملی' واپس کئے گئے، کچھ مر کھپ گئے جو واپس آئے تباہ حال، خستہ، درماندہ، مفلس قلاش، تہی دست، بے نوا، بے یار و مددگار، اگر اسے ہلاکت نہیں کہتے ہیں، تو کیا کہتے ہیں؟ اور اگر جناح نے اسے ہلاکت خیز کہا تھا تو کیا غلط کہا تھا؟" [2]

---

[1] احمد رضا بریلوی امام، رسائلِ رضویہ ج ۲، ص ۲۰۳

[2] رئیس احمد جعفری، حیات محمد علی جناح ص ۱۰۸

اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ امام احمد رضا بریلوی کی دُوررس نگاہوں نے جو کچھ محسوس کیا تھا وہ کس قدر صحیح اور بروقت تھا۔

جہاد

اسلامی فرائض میں جہاد اہم ترین فریضہ ہے لیکن یہ اُسی وقت فرض ہوگا جب اس کی شرائط پائی جائیں، اس کی اہم شرائط میں سے سلطانِ اسلام اور قوت کا موجود ہونا ہے، اسی لیے امام احمد رضا بریلوی نے فرمایا تھا:

"مفلس پر اعانت مال نہیں بے دست وپا پر اعانتِ اعمال نہیں، ولہٰذا مسلمانانِ ہند پر حکم جہاد و قتال نہیں۔" [1]

ایک دوسری جگہ قوت و طاقت کے شرط ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں،

"سلطان اسلام جس پر اقامتِ جہاد فرض ہے، اُسے بھی کافروں سے پہل حرام ہے جبکہ ان کے مقابلہ کے قابل نہ ہو۔ مجتبیٰ و شرح نقایہ و رد المحتار کی عبارت گزشتہ:

هذا اذا غلب علی ظنه انه یکافئهم والا فلا یباح قتالهم

(یہ اس وقت ہے جب گمان غالب ہو کہ ان کے مقابلہ کے قابل ہے، ورنہ ان سے لڑنا حلال نہیں۔" [2]

ظاہر ہے کہ اس وقت ہندوستان میں نہ تو سلطان اسلام موجود تھا اور نہ ہی طاقت، پھر جہاد کس بوتے پر کیا جاتا؟

امام احمد رضا بریلوی کے ان فتاویٰ کی بناء پر کہا جاتا ہے:

---

[1] احمد رضا بریلوی، امام: دوام العیش (مکتبہ رضویہ، لاہور) ص ۱۰۸

[2] ایضاً: رسائل رضویہ ج ۲، ص ۲۱۰

اسی لیے مسلمانوں میں مشہور ہو گیا کہ وہ انگریز کے ایجنٹ ہیں اور ان کے لیے کام کر رہے ہیں" (ترجمہ) ؎[1]

امام احمد رضا بریلوی نے ایک حکم شرعی بیان کیا تھا جس میں نہ تو انگریز کی طرفداری مقصود تھی اور نہ ہی چاپلوسی اور خوشامد، جبکہ علماء اہل حدیث نے نہ صرف حرمتِ جہاد کا فتویٰ دیا، بلکہ خوشامد اور تملق کے تمام درجے طے کر گئے، تفصیل کے لیے اسی کتاب کا دوسرا باب ملاحظہ کیا جائے۔ اسردست صرف ایک حوالہ پیش کیا جاتا ہے۔

مولوی محمد حسین بٹالوی، اہل حدیث کے وکیل اور صفِ اول کے راہنما تھے۔ انہوں نے ۱۸۷۶ء میں ایک رسالہ الاقتصاد لکھا، جس کا مقصد ایک طرف تو مسلمانوں سے جہاد کے جذبے کو ختم کرنا تھا اور دوسری طرف برٹش گورنمنٹ کو اپنی وفاداری کا یقین دلانا تھا، یہ ان کی انفرادی رائے نہ تھی، بلکہ لاہور سے عظیم آباد، پٹنہ تک سفر کر کے بڑے بڑے علماء کو یہ رسالہ حرف بحرف سنایا اور ان کی تائید حاصل کی۔ ہندوستان اور پنجاب کے جن شہروں تک وہ نہ پہنچ سکے، وہاں اس رسالہ کی کاپیاں بھجوا کر علماء کی تصدیق حاصل کی۔ پھر ۱۸۷۹ء میں اس رسالہ کے اصل اصول مسائل کو اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ کی جلد ۲، نمبر ۱۱ کے ضمیمہ میں شائع کیا، جس پر صدہا عوام و خواص (اہل حدیث) نے ان مسائل پر اتفاق کا اظہار کیا۔ ؎[2] اس سے معلوم ہو گیا کہ یہ رسالہ علماء اہل حدیث کا متفقہ فیصلہ تھا۔

اس رسالہ میں بٹالوی صاحب نے تصریح کر دی ہے کہ اس وقت دنیا بھر میں شرعی جہاد کی کوئی صورت ہی نہیں ہے، وہ لکھتے ہیں:

"ان دو نتیجوں سے ایک اور نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں بھی شرعی جہاد کی کوئی صورت نہیں ہے ...... ہم جب کبھی بعض اخبارات میں یہ خبر

؎[1] ظہیر، البریلویۃ ص ۴۳

؎[2] محمد حسین بٹالوی، الاقتصاد فی مسائل الجہاد (وکٹوریہ پریس، لاہور) ۲-۳

دیکھتے ہیں کہ سلطنتِ روم یا ریاستِ افغانستان وغیرہ بلادِ اسلام سے جہاد کا اشتہار دیا گیا ہے تو ہم کو سخت تعجب ہوتا ہے اور اس خبر کا یقین نہیں آتا کہ اس وقت روئے زمین پر امام کہاں ہیں، جس کی پناہ میں اور اس کے امر و اجازت سے مسلمان جہاد کر سکیں ...... یہ خوف فریقین کا اس وقت بجا تھا، جبکہ جہاد اسلام کا اصلی فرض ہوتا اور تقررِ امام کے سوا مسلمانوں کا اسلام صحیح یا کامل نہ ہوتا۔"[1]

اس عبارت سے صراحۃً چند امور سامنے آتے ہیں،

۱۔ امام کا تقرر ضروری نہیں، اس کے بغیر کمالِ ایمان میں بھی فرق نہیں آتا۔

۲۔ چونکہ امام کے بغیر جہاد نہیں ہو سکتا، اس لیے ہندوستان میں نہ تو جہاد شرعی ضروری ہے اور نہ ہی اس کا جواز ہے۔

۳۔ نہ صرف ہندوستان بلکہ دُنیا کے کسی خطے پر بھی جہاد نہیں ہو سکتا۔

۴۔ جہاد اسلام کا فرضِ اصلی نہیں ہے۔

اب اگر کوئی شخص مولوی محمد حسین بٹالوی اور ان کے ہم نوا علماء اہل حدیث کو انگریز کے ساختہ پرداختہ قرار دے، تو اسے قوی دلائل میسر آجائیں گے۔ امام احمد رضا بریلوی کا موقف یہ تھا کہ مسلمانانِ ہند کے پاس قوتِ جہاد نہیں ہے، اس لیے ان پر جہاد واجب نہیں ہے یہ موقف ہرگز نہیں تھا کہ طاقت ہوتے ہوئے بھی جہاد فرض نہیں ہے اور نہ ہی ان کا یہ موقف تھا کہ جہاد فرضِ اصلی نہیں ہے۔

تحریکِ خلافت و ترکِ موالات

• امام احمد رضا پر الزام لگایا جاتا ہے کہ ان کے نزدیک کافر اور غاصب

---

[1] محمد حسین بٹالوی، الاقتصاد فی مسائل الجہاد (وکٹوریہ پریس لاہور) ص ۳-۴۷